بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۱	۲۸ تبوک ۱۳۴۴ ہش ۲ جمادی الثانی ۱۳۸۵ھ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۵ء	جلد ۵۴/۱۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۲۷ ستمبر بوقت ۷ ۱/۲ بجے صبح

پرسوں حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ کل شام کے وقت حضور کو کچھ بے چینی اور ضعف کی شکایت رہی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحابہؓ کا اخلاص اور ان کی استقامت مسلمانوں کے لئے ایک نمونہ ہے

جب تک صحابہؓ جیسا اخلاص اور استقامت خدا کے لئے حاصل نہ ہو کچھ نہیں بنتا۔

"ایک وہ لوگ تھے (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ) کہ انہوں نے آپ کی راہ میں سر کٹوا ڈالے۔ ان کے حالات اور واقعات کو دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ ان میں کیسا اخلاص اور ارادت تھی۔ فی الحقیقت ان کا اسوہ اسوہ حسنہ ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے اگر کسی کا ایک ضرب سے سر نہیں کٹا تو اس کو شک ہوا کہ شہید نہیں ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں کیسے فدا تھے۔ لکھا ہے کہ ایک صحابیؓ نے اپنے مخالف کو ایک تلوار ماری اس کے نہ لگی مگر اپنے لگی۔ دوسرے نے کہا کہ شہید نہیں ہوا۔ اسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور پوچھا کہ کیا شہید نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا دو اجر ملیں گے۔ ایک یہ کہ دشمن پر حملہ کیا اور دوسرا اس لئے کہ اپنے آپ کو محض خدا تعالےٰ کے لئے خطرہ میں ڈالا۔ اس قسم کا ایمان ان لوگوں کا تھا۔ پس جب تک اس قسم کا اخلاص اور استقامت اللہ تعالےٰ کے لئے حاصل نہ ہو کچھ نہیں بنتا۔

میں یہی نمونہ صحابہؓ کا اپنی جماعت میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کو وہ مقدم کر لیں اور کوئی امر ان کی راہ میں روک نہ ہو۔ وہ اپنے مال و جان کو ہیچ سمجھیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگوں کے کاروبار آتے ہیں۔ کسی تجارت یا اور کام میں نقصان ہوا یا کسی قسم کا ابتلا آیا تو جھٹ شبہات میں پڑ گئے۔ ایسی حالت میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اصل مطلب اور مقصد سے وہ کس قدر دور ہیں۔ غور کرو کیا فرق ہے صحابہؓ میں اور ان لوگوں میں صحابہؓ یہ چاہتے تھے کہ خدا تعالےٰ کو راضی کریں۔ خواہ اس راہ میں کیسی ہی سختیاں اور تکلیفیں اٹھانی پڑیں۔ اگر کوئی مصائب اور مشکلات میں نہ پڑتا اور اسے دیر ہوتی۔ تو وہ روتا اور چلاتا تھا وہ سمجھ چکے تھے کہ ان ابتلاؤں کے نیچے خدا تعالےٰ کی رضا کا پروانہ اور خزانہ مخفی ہے۔ ؎

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است ٭ زیر آں گنج کرم بنہادہ است

قرآن شریف انکی تعریف سے بھرا ہوا ہے اسے کھول کر دیکھو صحابہؓ کی زندگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عملی ثبوت تھا صحابہؓ جس مقام پر پہنچے تھے اس کو قرآن شریف میں اس طرح بیان فرمایا ہے منھم من قضٰی نحبہ ومنھم من ینتظر۔ یعنی بعض ان میں سے شہادت پا چکے اور انہوں نے گویا اصل مقصود حاصل کر لیا اور بعض اس انتظار میں ہیں کہ چاہتے ہیں کہ شہادت نصیب ہو۔" (ملفوظات جلد ہشتم صہ ۸۲ و ۸۳)

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۲۷ ستمبر۔ یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائیگی کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۵ء مکرم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب ایم۔ اے کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا العالی کی پوتی نیز حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ مدظلہا العالی کی نواسی ہے۔ ادارہ الفضل ولادت باسعادت کی اس تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولودہ کو اپنے فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرما کر دین، خاندان اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

● ربوہ ۲۷ ستمبر۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کو جو پچھلے دنوں عارضہ بخار بہت بیمار رہے ہیں۔ اب پہلے کی نسبت آرام ہے۔ تاہم کمزوری بہت ہے اور خفیف سی حرارت اب بھی ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

● ربوہ ۲۷ ستمبر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور دعاگو بزرگ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اپریشن کامیاب کرے آمین"

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۵ء

انّ اللہ یحبّ المقسطین

اسلامی اصولوں کے مطابق جو انجمن اقوام متحدہ رونما ہونی چاہیئے۔ وہ موجودہ انجمن سے کئی باتوں میں فائق ہوگی۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ انجمن اسی وقت ہی رونما ہوسکتی ہے۔ جب دنیا کی اقوام پاور پالیٹکس سے بالا ہوکر صرف اخلاق اور عدل و انصاف کے اصولوں کو بروئے کار لانا چاہتی ہوں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنین کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مومنین ہی ایسی انجمن بنا سکتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب تک اس کے تمام ارکان مسلمان نہ ہوں۔ اس کا وجود رونما نہیں ہوسکتا بلکہ مطلب یہ ہے کہ تمام اقوام جو اس میں شامل ہوں وہ دل سے اس نیت کے ساتھ شامل ہوں کہ انصاف اور صرف انصاف کیا جائے گا۔

ان اللہ یحب المقسطین

یعنی اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو چاہتا ہے۔ اس لئے وہ صحیح فیصلوں میں مدد دیتا ہے۔ لہٰذا اگر کوئی قوم اس میں اس نیت سے شامل ہو کہ وہ صرف عدل و انصاف چاہتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہو۔ تو آج بھی ایسی انجمن معرض وجود میں آسکتی ہے۔ بے شک موجودہ انجمن کے منشور میں جو اصول دیئے ہیں وہ ایک حد تک عدل و انصاف کے لئے ہی اور اسی لئے بنائے گئے ہیں کہ اس کے فیصلے جانبدارانہ نہ ہوں۔ لیکن چونکہ موجودہ اقوام کی ذہنیت ابھی بہت پست ہے اور وہ ذاتی مفاد کو عدل و انصاف پر ترجیح دیتی ہیں اور خود غرضی اور حرص و آز ان کی محرک ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ انجمن کما حقہ اپنا فرض ادا نہیں کرسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ

”اصل بات یہ ہے کہ کبھی بین الاقوامی جھگڑے دور نہ ہوں گے جب تک اقوام بھی اپنے معاملات کی بنیاد اخلاق پر نہ رکھیں گی۔ جس طرح افراد کو کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے کاموں کی بنیاد اخلاق پر رکھیں“

اس تعلق میں قرآن کریم کی ایک اور تعلیم کو بھی دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا

یعنی کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر نہ اکسائے کہ تم اس سے انصاف نہ کرو بلکہ چاہیئے کہ تم اس سے بھی انصاف کرو۔ یہ کتنی شاندار تعلیم ہے۔ اگر اقوام اس تعلیم کو اپنالیں تو بین الاقوامی جھگڑے آج ہی ختم ہوجائیں۔ مگر آج کل یو این او میں کیا ہوتا ہے۔ بعض بڑی قوموں نے اپنی ذاتی اغراض اور نظریات کی بناء پر دوسری اقوام سے دشمنی کی ذہنیت پرورش کرلی ہوئی ہے۔ اس لئے انجمن میں جب کوئی بین الاقوامی جھگڑا پیدا ہوتا ہے تو اخلاق اور عدل و انصاف کے تقاضوں کو چھوڑ کر دشمنیوں کی بناء پر جوڑ توڑ کئے جاتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جھگڑے ختم ہونے کی بجائے اور بھی پیچیدہ ہوجاتے ہیں۔ اور ایسے اندھیروں میں جا پڑتے ہیں۔ کہ جہاں سے انہیں نکالنا ناممکن ہوجاتا ہے۔

اس کی واضح ترین مثال یہی کشمیر کا جھگڑا ہے۔ سترہ اٹھارہ سال تک اس کا لٹکتے چلے جانا۔ اور آخر اس کا اتنا خطرناک بن جانا اسی وجہ سے ہے کہ سلامتی کونسل بڑی اقوام کی ذاتی سیاست سے اس کو علیحدہ کرکے فقط عدل و انصاف کی بناء پر طے کرنے میں ہچکچاتی رہی ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ اور چین کی دشمنی کو لیجئے۔ یہ دشمنی خواہ کسی بناء پر ہو۔ اس کا سوال نہیں۔ تاہم دشمنی موجود ہے۔ اب اگر امریکہ جو سلامتی کونسل کا مستقل رکن ہے، کسی جھگڑے کو طے کرنے کے لئے اس دشمنی کو پیش نظر رکھے تو ظاہر ہے کہ وہ صحیح رائے نہیں دے سکتا۔ صرف عدل و انصاف کو پیش نظر رکھنے ہی سے وہ صحیح رائے دے سکتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بین الاقوامی معاملات کو طے کرنے کا پہلا اصول یہ بتایا ہے۔ کہ فیصلہ کرتے ہوئے عدل و انصاف کو ہی ملحوظ رکھا جائے۔

اس بات کی مثال کہ غرض مند اقوام کس طرح عدل و انصاف کو چھوڑ کر محض ذاتی مفاد کے پیش نظر اثر ڈالنا چاہتی ہیں۔ بھارت کا برطانیہ سے یہ شکوہ ہے کہ اس نے پاک و ہند جھگڑے میں بھارت کے موقف کی تائید کیوں نہیں کی۔ چنانچہ اسی بناء پر بھارت نے برطانیہ کو دھمکی دی ہے کہ وہ دولت مشترکہ سے علیحدہ ہوجائے گا۔ عدل و انصاف کے مقابلہ میں خود غرضی کی یہ بدترین مثال ہے۔ بھارت محض یہ چاہتا ہے کہ برطانیہ اس کی حمایت کرے خواہ بھارت کا موقف عدل و انصاف کے کتنا ہی مخالف کیوں نہ ہو۔

یہی بنیادی کمزوری ہے جس کے باعث موجودہ انجمن اقوام متحدہ کو کما حقہ عدل و انصاف کی روشنی سے محروم کئے ہوئے ہیں۔ انجمن بڑی حد تک ایسے ہی غیر منصفانہ اور خود غرضانہ عزائم کی شکار ہوجاتی ہے۔ الغرض جب تک یہ انجمن اس کمزوری سے خلاصی حاصل نہ کرے گی۔ یہ صحیح کام نہیں کرسکے گی۔ ہمیں توقع رکھنی چاہیئے کہ اقوام اخلاقی اور عدل و انصاف کے جذبات کو آہستہ آہستہ قدر کی نگاہ سے دیکھنے لگیں گی۔ اور حقیقی بقائے باہمی کے جذبات جوں جوں ابھریں گے توں توں عدل و انصاف کے جذبات بھی نمایاں ہوتے جائیں گے۔ اور انجمن اقوام متحدہ اس لحاظ سے اسلامی نظریہ کے قریب تر ہوتی چلی جائے گی۔

دوسری کمزوری جو موجودہ انجمن میں ہے اور جو ایسی اسلامی انجمن میں نہیں ہوگی۔ وہ یہ ہے کہ انجمن اپنے فیصلوں پر عمل کرانے کے لئے ابھی تک پورے پورے اقتدار کو معرض وجود میں نہیں لاسکی۔ اسلام نے اس کی صورت یہ بتائی ہے کہ مجرم قوم سے ساری اقوام مل کر قتال کریں۔ یہاں تک کہ وہ انجمن کے فیصلہ کو مان جائے۔ اس کے بعد انجمن فریقین میں صلح و صفائی سے سمجھوتہ کرادے۔ صرف ایسی صورت ہی میں کہ انجمن متحدہ کے پاس فائق طاقت ہو دنیا میں توازن قائم رہ سکتا ہے۔ لیکن یہ مقصد بھی بغیر تقوےٰ کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اور اسی دلیل سے جب تک مختلف اقوام کے افراد کی اکثریت تقوےٰ اختیار نہ کرے کوئی قوم بحیثیت مجموعی تقوےٰ کی حامل نہیں ہوسکتی۔

اس سے واضح ہے کہ دنیا پر اس وقت تک یہ برکتیں نازل نہیں ہوسکتیں۔ جب تک وہ اسلامی اخلاق کو اختیار نہیں کرتی اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام الٰہی دین بلکہ دہریت بھی ایک ضابطہ اخلاق رکھتی ہے۔ مگر اسلام ہی وہ دین ہے۔ جو نہ صرف نظریاتی طور پر اخلاقی اقدار کو پیش کرتا ہے۔ بلکہ ان اقدار کی پرورش و نگرانی کے لئے الٰہی احکام کی صورت میں نہایت دانشورانہ قواعد بھی دیتا ہے۔ مثلاً اسلام صرف یہ نہیں کہتا کہ اقیموا الصلوٰۃ بلکہ وہ یہ بھی بتاتا ہے کہ صلوٰۃ کس طرح ادا کی جائے۔ اور پھر وہ صلوٰۃ کے فوائد بھی واضح کرتا ہے۔

ان الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء والمنکر

یعنی صلوٰۃ فحشاء سے آزادی دلاتی ہے۔ اب صلوٰۃ کے جو طریقے اسلام نے پیش کئے ہیں ان کو دیکھیں تو صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ اقامت الصلوٰۃ کے لئے ان سے بہتر طریقے نہیں ہوسکتے۔ الغرض اسلام جس طرح نیکی کا کامل نظریہ پیش کرتا ہے۔ اسی طرح اس کامل نظریہ کو جامہ عمل پہنانے کے لئے کامل نسخہ عمل بھی دیتا ہے۔ اور اس کا فلسفہ بھی بیان کرتا ہے۔ اس لئے گو دوسرے دین بھی ضابطہ اخلاق رکھتے ہیں مگر صحیح اخلاق اور ان کو پیدا کرنے کا مکمل طریق کار صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ اس لئے دنیا کی نجات اسی میں ہے کہ وہ جلد از جلد اسلام کو قبول کرے۔ تاکہ دائمی امن و امان کے آثار دنیا میں قائم و نمایاں ہوجائیں۔

جامعہ نصرت ربوہ میں قومی دفاعی مساعی

جامعہ نصرت ربوہ میں جو قومی دفاعی مساعی جاری ہے اس کی رپورٹ مختصراً حسب ذیل ہے۔

(۱) قومی دفاعی فنڈ میں تمام سٹاف جامعہ نصرت نے اپنی تنخواہ کا تیسرا حصہ ۲۵۰۵ روپے ۸۲ پیسے دیا ہے۔ طالبات نے بھی اپنی خوشی سے متفرق رقوم دفاعی فنڈ میں دی ہیں اور ان کی طرف سے مبلغ ۱۳۷ روپے بطور قسط اول بھیجے گئے ہیں۔

(۲) ۱۰ سیر صابن اور ایک کنستر تیل جامعہ نصرت سے پہلی قسط کے طور پر جمع کیا ہے۔

(۳) سٹاف و طالبات جامعہ نصرت کم از کم ۲۴ عدد اونی سویٹر خود بن کر دیں گی۔

(۴) جامعہ نصرت کی طالبات کی ایسی فہرست مرتب کی گئی ہے جو ہر وقت رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرنے کو تیار ہیں۔

(۵) ۸ اکتوبر سے فرسٹ ایڈ کی کلاس جاری ہے۔ جس میں سٹاف اور طالبات شامل ہیں۔

(۶) ہوائی حملہ سے بچاؤ کی تدابیر اختیار کی جارہی ہیں۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

قبولیتِ دعا کے گُر

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(۲)

پہلا طریق

سب سے پہلا طریق جو مَیں بتانا چاہتا ہوں وہ اسی آیت میں ہے جس سے مَیں نے ابتدا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ
فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ
وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ

میرے بندے جب میری نسبت سوال کریں۔ یعنی کہیں کہ خدا کس طرح دعا قبول کرتا ہے تو کہو فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ مَیں سب سے بہتر دعا کو پورا کر سکتا ہوں کیونکہ میری ایک صفت یہ بھی ہے کہ مَیں ہر ایک چیز کے قریب ہوں دعا کرنے والے کے بھی اور جس کے لئے دعا کی جائے اس کے بھی۔

یہاں ایک سوال ہو سکتا تھا اور وہ یہ کہ ہر ایک قریب ہونے والا تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ ایک چپڑاسی بادشاہ کے دربار میں جاتا ہے لیکن وہ ایسا نہیں کر سکتا کہ کسی کرسی پر بیٹھ سکے اسی طرح چتر اٹھانے والا وزیر سے بھی زیادہ بادشاہ کے قریب بیٹھا ہوتا ہے مگر کیا وہ وزیر کی کرسی پر بیٹھنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تو انسان کے خدا کے نزدیک ہونے سے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ اس کی دعا بھی قبول کرے گا اور وہ اس وجہ سے فائدہ حاصل کر لے گا اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے ایسا گُر بتایا ہے جس میں اس سوال کا جواب بھی آ جاتا ہے اور جو عام طور پر فطرتِ انسانی میں کام کرتا نظر بھی آتا ہے اور وہ یہ کہ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ تم میری ہر ایک بات مان لیا کرو اور جو حکم ہم نے تمہارے لئے بھیجے ہیں ان پر عمل کرو اور اپنی تمام حرکات و سکنات کو شریعت کے ماتحت لے آؤ تو پھر تمہاری دعائیں قبولیت میں بہت بڑھ جائیں گی کیوں؟ اس لئے کہ خادم کو انعام اسی وقت ملا کرتا ہے جبکہ آقا خوش ہوتا ہے۔

پانے کا طریق

اگر کوئی خادم اپنے آقا کو ناراض کر کے مانگتا ہے تو محروم رہتا ہے اور اس طرح کبھی کسی کو انعام نہیں ملا کرتا۔ کیونکہ ناراضگی کا وقت ایسا نہیں ہوتا جبکہ انعام واکرام دیا جائے۔ چھوٹے بچوں کو ہی دیکھ لو۔ انہیں کوئی سمجھ نہیں ہوتی لیکن اگر ماں باپ سے کچھ مانگنے آئیں اور انہیں غصہ میں دیکھیں تو چپکے ہو کر الگ بیٹھ جاتے ہیں لیکن جب خوش ہیں۔ دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ چیز لے دو وہ لے دو تو بچے بھی سمجھتے ہیں کہ غصہ میں ہماری بات نہیں مانی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کوئی بلا وجہ نہیں ہوا کرتی اسی وقت ہوا کرتی ہے جبکہ اس کے احکام کی خلاف ورزی کی جائے۔ پس دعا میں قبولیت حاصل کرنے کا ایک رنگ یہ ہے کہ انسان اپنے اعمال پر غور کرے کہ کوئی فعل اس سے شریعت کے خلاف تو نہیں ہو گیا ہر ایک کام جو وہ کرے شریعت کے ماتحت کرے جب یہ حالت پیدا ہو جائے گی جس طرح ایک محنتی طالب علم جو اچھی طرح سبق یاد کر کے لاتا ہو استاد کے نزدیک اس کی بات زیادہ مانی جاتی ہے بہ نسبت اس لڑکے کے جو یاد کر کے نہ لاتا ہو اور عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اگر طلباء نے چھٹی لینی ہو تو جو لڑکا لائق ہو تو اسے ہی استاد کے پاس بھیجتے ہیں تاکہ چھٹی مانگے اس کی ایک وجہ یہ ہوتی ہے اور وہ یہ کہ طالب علم سمجھتے ہیں کہ اگر ایسے لڑکوں نے چھٹی مانگی جو سکول کا کام اچھی طرح نہیں کرتے تو استاد کہے گا کہ پڑھائی سے بچنے کے لئے چھٹی لیتے ہیں اگر لائق لڑکے مانگیں گے تو پھر ایسا خیال نہیں کیا جائے گا۔ چونکہ استاد پہلے ہی ان پر خوش ہوتا ہے اس لئے رخصت دیدے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی اسی کی دعا قبول کرتا ہے جو اس کو راضی رکھتا ہے اسی لئے فرمایا فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ میرے بندوں کو چاہیئے کہ اگر وہ اپنی دعائیں قبول کروانا چاہتے ہیں تو میری باتیں مان لیا کریں اگر وہ میرے احکام کو قبول کریں گے اور ان پر عمل کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ان کی دعائیں قبول ہو جائیں گی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے آپ کو مومنوں کا ولی قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے دوست اسے نہیں کہتے جو ہر بات مان لے بلکہ اسے کہتے ہیں جو کچھ مانے اور کچھ منوائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو مومنوں کا ولی فرماتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سی باتیں بندوں کی مَیں مانتا ہوں اور بہت سی انہیں ماننی چاہیئیں۔ یہاں بھی یہی فرمایا ہے کہ جو مجھے پکارتا ہے مَیں اس کی دعا قبول کرتا ہوں مگر اس کے قبول ہونے کا طریق یہ ہے کہ وہ بھی میری باتیں قبول کرے وہ میرے احکام کو مانے پھر اسے جو تکلیفیں اور مصیبتیں پیش آئیں گی ان کو مَیں دور کر دوں گا۔ گویا خدا تعالیٰ ایک عہد کرتا ہے کہ تم میری باتیں مانو مَیں تمہاری مانوں گا تو دعا قبول ہونے کا پہلا گُر خدا تعالیٰ نے اس آیت میں ہی بتا دیا ہے۔

دوسرا طریق

دوسرا گُر بھی اسی آیت میں ہے اور وہ یہ کہ فرمایا۔ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ اگر میرے بندے دعا قبول کروانا چاہتے ہیں تو اس کا دوسرا طریق یہ ہے کہ مجھ پر ایمان بھی لائیں بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ زائد الفاظ ہیں کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی تمام باتیں مانیگا ضرور ہے کہ وہ ایمان بھی لائے گا۔ اور جو ایمان نہیں لائے گا وہ مانے گا بھی نہیں مثلاً جو نماز پڑھے گا۔ روزے رکھے گا۔ زکوٰۃ دیگا حج کرے گا۔ وہ یونہی نہیں کرے گا اور نہ ہی رسمی طور پر کرنے کی خدا تعالیٰ نے پہلے ہی نفی فرما دی ہے کیونکہ پہلے یہ نہیں فرمایا کہ اگر تم شریعت کے حکموں پر عمل کرو گے تو مَیں تمہاری دعا قبول کروں گا بلکہ لفظ ہی ایسا رکھا ہے جو شریعت پر عمل کرنا بھی ظاہر کر دیتا ہے اور رسم کے طور پر عمل کرنے کا رد بھی کر دیتا ہے یعنی استجابت۔ اس کے معنے ہیں کہ ایک طرف سے آواز آئے اور دوسرا اس کو قبول کر کے اس پر عمل کرے۔ تب اس کی دعا قبول ہو گی۔ ایک طرح ایک ناقص ایمان والا شخص جو رسمی طور پر شریعت کے احکام پر عمل کرتا ہے یا ایک دہریہ جو یونہی لوگوں کے ڈر سے نماز پڑھ لیتا ہے۔ داخل نہیں ہو سکتا پھر سوال ہوتا ہے کہ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ فرمانے کا کیا مطلب ہوا جب پہلے سے ہی یہ شرط موجود ہے کہ دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جبکہ استجابت ہو۔ اور استجابت اس وقت ہوتی ہے جبکہ ایمان باللہ ہو۔ تو پھر ایمان لانے کے کیا معنے؟ استجابت جب ایمان کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی تو پہلے ایمان ہونا چاہیئے اور بعد میں استجابت نہ کہ پہلے استجابت اور بعد میں ایمان اس صورت میں ایک ظاہر بین کو اختلاف نظر آتا ہے لیکن یہ بات غلط ہے۔

قبولیتِ دعا پر یقین ہونا

یہاں خدا تعالیٰ پر ایمان لانے سے اس کی شریعت پر ایمان لانا مراد نہیں ہے۔ بلکہ دعا کے قبول ہونے کا ایک اور گر بتایا ہے جس کے نہ سمجھنے سے بہت سے لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے۔ اور ان کی دعائیں رد کی گئی ہیں۔ وہ گر یہ ہے کہ انسان شریعت کے تمام احکام پر عمل کرے اور دعائیں مانگے اور ساتھ ہی اس بات پر ایمان رکھے کہ خدا تعالیٰ دعائیں قبول کرتا ہے بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ شریعت کے احکام پر بڑی پابندی سے عمل کرتے ہیں انکے دل میں خشیۃ اللہ بھی ہوتی ہے بڑے خشوع و خضوع سے دعائیں بھی کرتے ہیں مگر پھر یہ کہتے ہیں کہ فلاں اتنا بڑا کام ہے اسکے متعلق دعا کہاں سُنی جا سکتی ہے یا یہ کہتے ہیں کہ ہم گنہگار ہیں ہماری دعا خدا کہاں سُنتا ہے۔ اس قسم کا کوئی نہ کوئی خیال شیطان ان کے دل میں ڈال دیتا ہے جس سے ان کی دعا میں قبولیت نہیں رہتی اس نقص سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ تم اس بات پر ایمان رکھو کہ جب تم ہمارے احکام پر اچھی طرح چلو گے تو مَیں تمہاری دعائیں قبول کرونگا جب یہ یقین ہو تو پھر دعا قبول ہوتی ہے لیکن اگر کوئی زبان سے دعا کرتا ہے لیکن اسے یقین نہیں کہ خدا اس کی دعا قبول کرے گا تو کبھی اس کی دعا قبول نہ ہو سکے گی کیونکہ خدا تعالیٰ بندہ کے یقین پر دعا قبول کرتا ہے کسی کو یقین ہی نہ ہو تو لاکھ ماتھا رگڑے ناک گھساتے گھساتے دب جائے۔ حلق بیٹھ جائے۔ کبھی دعا قبول نہ ہو گی۔ جس کو خدا پر امید نہیں ہوتی اس کی دعا وہ نہیں سُنتا۔

(باقی)

درخواستِ دعا

● برادرم رشید احمد صاحب جاوید بھیروی کی اہلیہ محترمہ فضل عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

(دوست محمد شاہد ربوہ)

● میری والدہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔

(حافظ خان محمد گھسیٹ پور ضلع لائل پور)

احباب ان کے لئے دعا فرما دیں۔

کامیابی کیلئے مشکلات میں سے گذرنا ضروری ہے

(داؤد احمد صاحب حنیف جامعہ احمدیہ ربوہ)

انسانی ترقی کا راز مشکلات برداشت کرنے، سخت محنت اور مسلسل جدوجہد میں مضمر ہے۔ جو قومیں اور افراد مصائب برداشت کرنے اور تیز و تند طوفانوں سے گذرنے کے بعد ہی کامیابی کا منہ دیکھتے ہیں خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

لقد خلقنا الانسان فی کبد (البلد)

یعنی ہم نے انسان کو رہین محنت بنایا ہے۔ اس آیت کریمہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انسانی ترقی محنت پر موقوف ہے اور بغیر محنت و کوشش کے کسی کامیابی کی امید رکھنا خیال خام ہے اس آیت سے اس خیال کی بھی تردید ہو جاتی ہے کہ بغیر محنت و کوشش انسان کو ترقیات مل سکتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

بعض لوگ سمجھتے ہیں ہمیں سہولت اور آرام سے بغیر کسی قسم کی قربانی کے ہر ترقی مل جائیگی اور ہمیں کچھ کرنا نہیں پڑے گا جیسا کہ عدم اکرام یتیم اور عدم تحاض علی طعام المسکین وغیرہ حالات سے معلوم ہے اللہ تعالیٰ اس بات کو رد کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یہ بات درست نہیں کہ سہولت اور آرام سے قومی ترقی حاصل ہو جائے گی۔ اور ہمیں کچھ کرنا نہیں پڑے گا۔ اخلاقی اور مذہبی اور سیاسی ذمہ داریوں سے منہ موڑ کر ترقی نہیں ملتی بلکہ انسان کو اللہ نے پیدا ہی اس طرح کیا ہے کہ وہ محنت اور مشقت سے ترقی کرتا ہے۔

(تفسیر کبیر صفحہ ۶۰۲)

انسان کو ہر کامیابی اور ترقی کے حصول کی تگ و دو اسی قدر کرنی پڑتی ہے جتنی کہ اس کامیابی کے لئے ضروری ہو اگر کوشش و محنت اس مقدار سے کم ہو یا اگر غلط طریق پر محنت کی جائے تب بھی ترقی کے لئے طریق محنت اور مقدار محنت کا صحیح ہونا نہایت ضروری ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

یا ایھا الانسان انک کادح الی ربک کدحا فملقیہ۔

(الانشقاق)

یعنی اے انسان تو اپنے رب کی طرف پورا زور لگا کر جانے والا اور پھر اس سے ملنے والا ہے۔

یہ آیت کریمہ لقاء اللہ کا طریق بیان کرتی اور یہ وضاحت کرتی ہے کہ جب تک انسان انتہائی کوشش کرتے ہوئے اپنی جان تک کو قربان نہ کر دے اس وقت تک خدا نہیں مل سکتا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

یہاں اللہ تعالےٰ نے کادح کا لفظ استعمال فرمایا ہے اور کدح اس بات کو کہتے ہیں کہ انسان ایسا عمل کرے کہ یوں معلوم ہو اس کی صحت بگڑ جائے گی اس کی ہڈیاں گھل جائیں گی اور اس کا جسم تباہ ہو جائے گا۔ جب انسان اس رنگ میں کام کرتا ہے تب اسے کامیابی ہوتی ہے۔ اس کے بغیر اس کا اپنی کامیابی کے متعلق امید رکھنا غلطی ہوتی ہے

(تفسیر کبیر صفحہ ۳۰۶ جلد ششم)

حضور کے اس ارشاد سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ محنت اور صحیح محنت ہی ہر کام کو آسان بناتی اور انسانی امیدوں کو پورا کرتی ہے حقیقت یہ ہے کہ عمل کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ تنعم پسندی سستی اور کاہلی نہایت مہلک امراض ہیں جو انسان ان میں مبتلا ہو جاتا ہے کسی کام کا نہیں رہتا۔ محنت انسان کو تاریکی کے اتھاہ گڑھے سے نکال کر روشنی کے بلند مینار تک پہنچا دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے صرف زبان کام نہیں آتی بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو وہ بے نسبت ہوتی ہیں۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۲۶)

نیز فرماتے ہیں:۔

"اسلام کا منشاء یہ ہے کہ بہت سے ابراہیم بنائے جائیں۔ پس تم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ابراہیم بنو۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ولی پرست نہ بنو بلکہ ولی بنو اور پیر پرست نہ بنو بلکہ پیر بنو۔" (ملفوظات صفحہ ۱۸۹ جلد سوم)

جب یہ کہا جاتا ہے کہ انسان اپنے اعمال اور محنت سے ترقی حاصل کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ صرف انسانی محنت ہی نتائج پیدا کرتی ہے اس اصل کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ انسان اعمال کرتا ہے اور نتائج خدا تعالےٰ پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ علیم و خبیر ہے اور اسے ہی معلوم ہوتا ہے کہ کونسا شخص صحیح محنت کرتا ہے یا نہیں۔

تاریخ عالم پر نظر ڈالنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ آج تک جس قوم یا فرد نے کوئی اعلیٰ مقام پایا ہے وہ محنت کا ہی ثمرہ ہے دنیا کی کسی ترقی یافتہ قوم کے حالات پڑھیں یا کسی شخصیت کی سوانح عمری کا مطالعہ کریں تو نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ انہوں نے انتہائی محنت اور جانفشانی سے کام کیا تب جا کر انہیں عالی مقام ملا۔

مذہبی لحاظ سے سب سے اعلیٰ مقام ہر زمانہ میں ماموریٰ مانہ کو حاصل ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دنیا کے تمام معمولی یا غیر معمولی انسانوں سے بہت بڑھ کر محنت کرنے اور مصائب کو جھیلتے ہیں۔ یہاں تک کہ حصول مقصد کے لئے اپنی ہر چیز قربان کر دیتے ہیں۔ وہ دنیا کی کسی طاقت سے کسی مشکل کسی خطرہ اور کسی طوفان سے نہیں ڈرتے اور یہی وہ پاکیزہ جذبہ ہے جس کے سامنے دنیا کی ہر بڑی طاقت جھک جاتی ہے اور کامیابی قدم چومتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح الزمان علیہ السلام تک تمام انبیاء علیہم السلام کا نمونہ ایسا ہی نظر آتا ہے وہ خدا کے نائب اور خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر دنیا کے لئے عملی نمونہ ہوتے ہیں۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس بارہ میں بھی مثالی زندگی ہے جس کی نظیر نہیں ملتی دنیا کا کوئی انسان کسی عمل خیر میں آپ سے بڑھ کر نہ تھا۔ جس قدر محنت و مشقت آپ نے اٹھائی اور جن مصائب اور مشکلات میں آپ کی زندگی گذری اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ آپ کی اسی محنت و کوشش اور صبر و استقامت کو دیکھ کر خدا تعالےٰ نے آپ پر اس قدر افضال و برکات نازل فرمائیں کہ قیامت تک کسی دوسرے کو نصیب نہ ہونگی۔ آپ پر مشکلات کے پہاڑ گرے۔ اپنے بیگانے بن گئے۔ مخالفین راستوں میں کانٹے بچھاتے، پتھر پھینکتے۔ آپ کو تکالیف پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے آپ کے ماننے والوں سے بھی یہی سلوک کیا جاتا تاکہ آپ اور آپ کے صحابہ نے صبر کا ایسا اعلیٰ نمونہ دکھایا کہ قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے وہ قابل تقلید ہے۔

صحابہؓ نے اپنے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے تن من دھن کی قربانی کا عملی سبق سیکھا ہوا تھا وہ پہاڑوں سے ٹکرانے اور تیز و تند طوفانوں کا مقابلہ کرنے سے ذرہ بھی نہ گھبراتے تھے اس عزم صمیم کے باعث دنیا کی بڑی سے بڑی طاقتیں بھی ان قلیل التعداد مجاہدین اسلام کے مقابلہ میں ہمیشہ شکست کھاتی رہیں یہاں تک کہ قیصر و کسریٰ کی زبردست حکومتیں بھی مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئیں۔

اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے۔ اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اس کو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دئے جاؤ۔ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا۔ اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۲)

نیز فرماتے ہیں:۔

"اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا مجھ سے الگ ہو جائے مجھے کیا معلوم کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ در پیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے پس جن لوگوں کے پیر نازک ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبت سے نہ لوگوں کے سب و شتم سے نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔"

(انوار الاسلام صفحہ ۲۱)

پاکستانی فوج نے بھارت کی جارحانہ قوت کو کچل دیا ہے جنرل موسیٰ

دو بھائیوں کو ہلال جرأت کا اعزاز عطا کرنے کی تقریب

۲۴ ستمبر بری افواج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے فوجی جانبازوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانی فوج نے دشمن کا منہ توڑ جواب دیا ہے اور اسے جو قوت کا گھمنڈ تھا وہ خاک میں ملا دیا ہے پاکستانی جانبازوں نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ جارحیت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

جنرل موسیٰ تقسیم انعامات کی سادہ سی تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔ انہوں نے پاکستانی فوجیوں سے کہا کہ مجھے آپ جیسے مجاہدوں کے درمیان موجود ہونے پر فخر محسوس ہوتا ہے جنہوں نے ایک ایسے مکار دشمن کے حملے کا دندان شکن جواب دیا ہے جس نے بغیر اعلان جنگ کے رات کے اندھیرے میں اپنی قوت سے مذموم حملہ کیا تھا ذلیل دشمن کو امید تھی کہ وہ آپ کے ایک جانباز کے مقابلے میں ۴ افراد لا کر آپ کو شکست دے دے گا۔ لیکن آپ نے اسکی تمام غلط فہمی دور کر دی ہے اور ایسی عبرتناک شکست دی ہے جو رہتی دنیا تک اسے یاد رہے گی۔ آپ نے اس پر واضح کر دیا ہے کہ محض جارحیت سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

میں آپ کی ہمت استقلال اور بے جگری اور بہادرانہ عظمت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اپنے مقدس اور محبوب وطن کی سلامتی اور حفاظت کے لئے والہانہ جنگ کی۔ صدر مملکت پہلے ہی پاکستانی مسلح افواج کو اس کے شاندار کارناموں پر خراج تحسین پیش کر چکے ہیں۔ اور اب مجھے کہا ہے کہ میں ذاتی طور پر بھی آپ تک ان کے جذبات پہنچا دوں اور دشمن کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملانے پر آپ کو مبارکباد پیش کروں۔ میں ان جانبازوں کو خاص طور پر مبارکباد پیش کرتا ہوں جنہیں ان کی بہادری اور عظیم کارناموں پر اعزاز ملے ہیں۔ پوری قوم کو ان پر فخر ہے۔ وہ جانباز جو اب ہم میں نہیں ہیں اور جنہوں نے اپنے وطن مقدس کے دفاع میں جام شہادت نوش کیا ہے وہ ہمیشہ زندہ رہیں گے اور ان کی یاد ہمارے دلوں کو ولولے بخشتی رہے گی۔ آئیے ہم وطن کے ان عظیم فرزندوں کو خراج عقیدت پیش کریں اور خداوند کریم سے دعا کریں کہ خدا ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔

جنرل موسیٰ نے کہا جانبازو اور انجنیئرو

تمہارے عظیم کارناموں کو ہمیشہ محفوظ رکھے گی۔ یہ کارنامے سنہری حروف سے پاکستان کی تاریخ میں لکھے جائیں گے۔

پاکستان پائندہ باد۔

دونوں بھائیوں کو اعزاز

بری افواج کے کمانڈر انچیف نے میجر جنرل اختر حسین ملک اور بریگیڈیئر ملک عبد العلی کے ہلال جرأت کے تمغے لگائے۔ دونوں بھائیوں کو جنگ میں عظیم کارنامے انجام دینے پر صدر مملکت نے یہ اعزاز دیئے ہیں۔

میجر جنرل اختر حسین ملک

انفنٹری ڈویژن کے جنرل افسر کمانڈنگ، میجر جنرل اختر حسین ملک کو چھمب کے علاقے میں بھارتی جارحیت کے خلاف کارروائی کرنے کے فرائض سونپے گئے تھے چھمب کے سیکٹر میں بھارتی فوج نہ صرف تعداد اور اسلحہ میں زیادہ تھی بلکہ وہ پورے طور پر سیل کانٹے سے لیس مضبوط ٹھکانوں پر ڈٹی ہوئی تھی۔

میجر جنرل اختر حسین ملک نے ناکافی فوج اور مشکل حالات کے باوجود بھارتی فوج کے ناپاک وجود سے علاقے کو صاف کر دیا۔ میجر جنرل اختر حسین کی ذہانت اعلیٰ منصوبہ بندی بڑے عزائم اور ولولہ انگیز قیادت نے اس علاقے میں بھارتی فوج کو عبرتناک شکست سے دوچار کیا۔ صدر مملکت نے میجر جنرل اختر حسین ملک کو ان کے عظیم کارنامے پر ہلال جرأت کا اعزاز دیا۔

بریگیڈیئر عبد العلی ملک

فورس کمانڈر بریگیڈیئر عبد العلی ملک نے چونڈہ میں دشمن کی اسلحہ اور افرادی طاقت میں کہیں زیادہ فوج کو ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ دشمن نے چونڈہ پر قبضے کے لئے ہر طرح کے حربے استعمال کئے بے تحاشہ گولہ باری اور بمباری کی اور ہر طرف سے یلغار کر کے قبضہ جمانے کی کوشش کی لیکن فرض شناس اور پُرعزم بریگیڈیئر عبد العلی ملک کی قیادت میں پاکستانی جانبازوں نے دشمن کو پسپائی پر مجبور کر دیا۔

دشمن نے مسلسل کئی روز تک اندھا دھند گولہ باری کی اور ہر طرف سے زور ڈالا جو کسی بھی فوج کی ہمت شکنی کے لئے کافی تھا لیکن بریگیڈیئر عبد العلی کی دلاوری ہمت اور سوجھ بوجھ نے دشمن کی ایک نہ چلنے دی جانبازوں نے اپنے افسر کی بے جگری دیکھی تو وہ اور بھی سینہ سپر ہو گئے اور دشمن کو کاری ضربیں لگائیں۔ دشمن کو سخت نقصان اٹھا کر پسپا ہونا پڑا۔ بریگیڈیئر عبد العلی کو بھی انکی عظیم خدمات کے صلے میں ہلال جرأت کا اعزاز دیا گیا۔

بریگیڈیئر احمد علی خان چوہدری

چونڈہ سیکٹر میں آرٹلری نے جو شاندار خدمات انجام دی ہیں اور دشمن پر جو مہلک وار کئے ہیں اس کا سہرا بریگیڈیئر احمد علی خان چوہدری کے سر ہے۔ انہوں نے آرٹلری کی اعلیٰ منصوبہ بندی کے ساتھ اپنی فوج کو امداد دے کر دشمن کے منظم اور بھرپور وار کو دشمن کی ذلت آمیز شکست اور مایوس کن ناکامی میں تبدیل کر دکھایا۔

بریگیڈیئر احمد علی خان نے اس محاذ پر اپنی ذہانت دلاوری بے جگری اور شاندار کارکردگی کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ جس پر انہیں ہلال جرأت کا اعزاز دیا گیا ہے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

دعائے مغفرت

۱۔ ملک محمد حنیف خان صاحب امین آبادی مرحوم وفات پا گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ابا جان کے درجات بلند فرمائے اور خاکسار و دیگر دوسرے بہن بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

(ملک محمد یٰسین خان شاہ چک ۲۲۶ ج ب خان فیوری تحصیل سمندری ضلع لائلپور)

۲۔ میرے بھانجے عزیزم چوہدری غلام احمد باجوہ ابن چوہدری عطاء اللہ صاحب باجوہ مورخہ ۱۲/۹/۶۵ کو اپنے گاؤں میں صبح ۹ بجے وفات پا گئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ تمام دوستوں کی خدمت میں بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

(خلیل احمد باجوہ ابن چوہدری باغ دین صاحب چک ۳۰/۱۱۔ ایل ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری)

گمشدہ سونے کی بالی!

میری ایک عزیزہ کی جھمکی والی سونے کی بالی مورخہ ۲۴ ستمبر کو صبح دس بجے محلہ دارالیمن شرقی ربوہ سے تعلیم الاسلام کالج اور جامعہ احمدیہ کو جاتے ہوئے راستہ میں گر گئی ہے جس دوست کو ملے وہ خاکسار کو پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (خاکسار ماسٹر محمد مولاداد محلہ دارالیمن شرقی ربوہ)

ایڈریس مطلوب ہے

۱۔ مکرم محمد صادق صاحب ولد محمد احمد صاحب قومی بھٹی نے بمقام ربوہ بمکان مکرم حکیم محمد عمر خان صاحب کوارٹر تحریک جدید سے مورخہ ۵۸/۴/۸ کو وصیت کی تھی۔ موصی موصوف نے تاریخ بیعت ۵۰ء تحریر کی ہے ان کا ایڈریس مطلوب ہے۔

۲۔ ملک غلام محمد صاحب ولد ملک مہر محمد صاحب (وصیت نمبر ۱۸۷۵) قوم اعوان پیدائشی احمدی نے بمقام دوالمیال ضلع جہلم سے ۲۸ مارچ ۱۹۵۸ء کو وصیت کی تھی۔ دفتر ہذا کو ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

آزاد کشمیر ریگولر فورسز میں کمیشن

شرائط:۔ میٹرک۔ باشندہ آزاد کشمیر یا باشندہ ریاست درجہ اول

عمر:۔ بروز انٹرویو ۱۸ تا ۲۱

امیدواران بلاتوقف لے۔ کے۔ آر۔ الیف (آزاد کشمیر ریگولر فورسز سینٹر) ادھوری کیمپ راولپنڈی میں انٹرویو اور ڈاکٹری کے لئے اصل اسناد اور دو نقول فوٹو لے کر پیش ہوں۔ تفصیلی ہدایات سینٹر مذکور سے لیں۔ (رپٹ ۲۲/۹/۶۵)

(زنانہ تعلیم)

ہمدرد نسواں (اٹھرا گرانا) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے ۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فائر بندی کی خلاف ورزی کرنے والی حملہ آور بھارتی فوجوں کو پسپا کر دیا گیا

۹۰ بھارتی فوجی ہلاک، ۴۷ افسر اور جوان گرفتار، چار بھارتی ٹینک تباہ

راولپنڈی ۲۷ ستمبر۔ اُن ہندوستانی فوجوں کو جنہوں نے فاضلکا اور کھیم کرن حسینی والا سیکٹروں میں ایک روز قبل فائر بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بہت سی چوکیوں پر قبضہ کر لیا تھا کل ہماری فوجوں نے جوابی کارروائی کر کے نہ صرف پیچھے دھکیل دیا بلکہ انہیں کئی ایسی چوکیاں چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ جن پر انھوں نے ناجائز طور پر قبضہ کر لیا تھا۔ فاضلکا کے سیکٹر میں قبل ازیں فائر بندی کی متعدد خلاف ورزیاں کرنے کے بعد بھارتی فوجوں نے پرسوں شام جھنن والا کی چوکی پر بکتر بند گاڑیوں اور توپوں کی مدد سے حملہ کیا۔ پاکستانی فوجوں نے فوراً دفاعی اقدامات عمل میں لا کے حملہ آور فوجوں کو منہ توڑ جواب دیا۔ رات بھر لڑائی جاری رہی جس میں دشمن کو بھاری جانی نقصان پہنچایا گیا۔ اس لڑائی میں اس کے ۹۰ فوجی مارے گئے۔ دو فوجی افسروں، ایک جونیئر کمیشنڈ افسر، اور ستر دوسرے فوجیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں سے ۲۵ فوجی زخمی حالت میں ہیں جن کی دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔ دشمن کے چار ٹینک بھی تباہ کر دیئے گئے۔ پاکستانی فوجوں کی اس جوابی اور دفاعی کارروائی کے نتیجہ میں بھارتی فوجوں نے نہ صرف جھنن والا کی ہماری چوکی خالی کر دی بلکہ وہ ان بہت سی چوکیوں سے بھاگ کھڑی ہوئیں جن پر انہوں نے فائر بندی کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قبضہ کر لیا تھا۔

کھیم کرن حسینی والا سیکٹر میں بھی بھارتی فوجی جاسوسی کی غرض سے ہماری فوجوں کے عقب میں گھس آئے تھے۔ چنانچہ دشمن کے تین افسروں اور ۸ سپاہیوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان سب خلاف ورزیوں کی اقوام متحدہ کے فوجی مبصروں کو پہلے ہی اطلاع دے دی گئی تھی۔

راجستھان کے علاقہ میں بھی بھارتی فوجوں نے فائر بندی کی متعدد خلاف ورزیاں کی ہیں۔ کل صبح انھوں نے بام گڑھ کے شمال مغرب میں ایک ٹیلہ پر قبضہ کر لیا۔ یہ مقام راجستھان کے کافی اندر واقع ہے اور اسے ہماری فوجوں نے جنگ بندی سے چند دن پہلے ہی اپنے قبضہ میں لے لیا تھا۔ چنانچہ کل جوابی کارروائی کے ذریعہ وہاں سے دشمن کو پسپا کر دیا گیا اور اسے بھاری جانی نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹ جانا پڑا۔ کل بھارتی فوج نے ایک اور چوکی پر بھی حملہ کیا۔ جسے ناکام بنا دیا گیا۔ ہماری فوجوں نے اس علاقہ میں دو اور چوکیوں سوکھالہ اور نوا تالہ سے بھی دشمن کو مار بھگایا جس پر اس نے ناجائز طور پر قبضہ کر لیا تھا بھارتی فوجوں کی ان بہت سی خلاف ورزیوں کی اطلاع اقوام متحدہ کے فوجی مبصروں کو دے دی گئی تھی۔ چنانچہ ایک مبصر کو ہوائی جہاز کے ذریعہ اس علاقہ میں پہنچا دیا گیا ہے تا کہ وہ اگلی چوکیوں کا معائنہ کر سکے جن پر ہمارا قبضہ ہے۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج میں بی اے / بی ایس سی میں داخلہ ابھی جاری ہے۔ اس لئے داخلہ کے خواہشمند طلباء بہت جلد انٹرویو کے لئے داخلہ فارم اور کیریکٹر و پرویژنل سرٹیفکیٹ لے کر حاضر ہو جائیں۔

مرزا ناصر احمد ایم اے (آکسن)
پرنسپل

مجاہدین نے پل اڑا کر ایک اور سڑک کاٹ دی

۲۰۰ بھارتی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

مظفر آباد ۲۷ ستمبر۔ مجاہدین آزادی نے کل بھمبر گلی سرنکوٹ روڈ کے متعدد پل اڑا کر اسے کئی جگہ سے کاٹ دیا اب یہ سڑک استعمال کے قابل نہیں رہی مجاہدین نے اچانک حملہ کر کے اس علاقہ میں دو سو بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ انھوں نے ایک فوجی قافلہ پر حملہ کر کے ۴ گاڑیاں بھی تباہ کر دیں

خدارا واپس نہ جائیں ورنہ بھوک اور موت کے سائے یہاں پھر منڈلانے لگیں گے

راجستھان کے ہندوؤں کی پاکستانی فوجوں سے درخواست

راولپنڈی ۲۷ اکتوبر۔ راجستھان کا جو علاقہ پاکستانی فوجوں کے قبضہ میں آیا ہے وہاں زیادہ تر ہندو آباد ہیں۔ کل ان ہندوؤں کے کئی وفدوں نے پاکستانی فوج کے افسروں سے ملاقات کی اور ان سے درخواست کی کہ خدارا آپ لوگ اس علاقہ کو خالی کر کے یہاں سے واپس نہ جائیں انھوں نے کہا برسوں سے ہم مصیبتوں کا شکار ہیں۔ اور اناج کی کمی کی وجہ سے فاقوں کی نوبت آئی ہوئی ہے۔ ہمیں آپ لوگوں کے آنے اور اپنے ہمراہ اناج لانے سے برسوں بعد پیٹ بھر کر کھانا نصیب ہوا ہے ہمیں ڈر ہے کہ اگر آپ لوگوں کو یہاں سے واپس بلا لیا گیا تو بھوک اور موت کے سائے ہمارے سروں پر پھر منڈلانے لگیں گے۔

بھارت کو دولت مشترکہ میں رہنے کی اجازت دی جائے یا نہ دی جائے

دولت مشترکہ سے علیحدگی کی بھارتی دھمکی پر "ڈیلی پوسٹ" کا تبصرہ

لندن ۲۷ ستمبر۔ حال ہی میں بھارتی پارلیمنٹ کے ممبروں نے ایک بحث کے دوران حکومت پر زور دیا تھا کہ چونکہ پاکستان پر بھارت کے جارحانہ حملہ کے دوران دولت مشترکہ کے ملکوں نے بھارت کی حمایت نہیں کی اس لئے بھارت کو دولت مشترکہ سے علیحدہ ہو جانا چاہیئے۔ بھارتی قانون ساز ادارے کے ممبران کی اس دھمکی پر تبصرہ کرتے ہوئے لورپول کے اخبار "ڈیلی پوسٹ" نے لکھا ہے کہ یہ ہندوستان ہی ہے جس نے اپنے ساتھی ملک پر شرمناک حملہ کیا ہے سوال یہ نہیں ہے کہ ہندوستان کو دولت مشترکہ سے الگ ہو جانا چاہیئے یا نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ ہندوستان کو دولت مشترکہ کے ایک اور ممبر ملک پر بھارت کے جارحانہ حملے کے پیش نظر اسے دولتِ مشترکہ میں رہنے کی اجازت دی جائے یا نہ دی جائے

محترم چوہدری عبدالمالک صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم چوہدری عبدالمالک صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار ساکن بہلول پور چک ۱۲۷ - ر ب - تحصیل و ضلع لائل پور مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۵ء بعمر ۸۶ سال اپنے فرزند اکبر کے ہاں حیدر آباد میں وفات پا گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے احاطہ مقبرہ بہشتی میں پڑھائی جس میں احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں آپ کی نعش کو مقبرہ بہشتی میں ہی سپرد خاک کیا گیا۔ قبر پر دعا بھی محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کرائی۔

مرحوم بہت نیک مخلص اور فدائی احمدی تھے آپ نے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی آپ کو اللہ تعالیٰ نے آٹھ فرزند اور ایک صاحبزادی عطا فرمائی۔ آپ کے فرزندان میں مکرم چوہدری حفیظ احمد صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس، مکرم کرنل چوہدری حبیب احمد صاحب، مکرم میجر چوہدری عزیز احمد صاحب، مکرم میجر ایچ اے حکیم صاحب، مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب، مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب، مکرم چوہدری سعید احمد صاحب شامل ہیں۔ آپ کی صاحبزادی مکرمہ امۃ السلام صاحبہ مکرم چوہدری صلاح الدین احمد صاحب مشیر قانونی و ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی اہلیہ ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم چوہدری عبدالمالک صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴